سُوْرَةُ الْجِنِّ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اسکی اٹھائیس ۲۸ آیات اور دو ۲ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۹

۲۹/۱۱ تَبٰرَكَ الَّذِیْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾
یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ
نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾
وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾
وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾
وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾
وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ
بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾
وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ
یَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾
وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ
حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾
وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ
فَمَنْ یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾
وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت
نے (اس کتاب کو) سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ﴿۱﴾
جو بھلائی کا رستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے
پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے ﴿۲﴾
اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی عظمت (شان) بہت بڑی ہے
وہ نہ بیوی رکھتا ہے نہ اولاد ﴿۳﴾
اور یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں جھوٹ افترا کرتا ہے ﴿۴﴾
اور ہمارا (یہ) خیال تھا کہ انسان اور جن خدا کی نسبت
جھوٹ نہیں بولتے ﴿۵﴾
اور یہ کہ بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ پکڑا کرتے تھے
(اس سے) ان کی سرکشی اور بڑھ گئی تھی ﴿۶﴾
اور یہ کہ ان کا بھی یہی اعتقاد تھا جس طرح تمہارا تھا کہ
خدا کسی کو نہیں جلائے گا ﴿۷﴾
اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں
اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا ﴿۸﴾
اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (خبریں) سننے کیلئے
بیٹھا کرتے تھے. اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے انگارا تیار پائے ﴿۹﴾
اور یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی

THE JINN

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Say (O Muhammad): It is revealed unto me that a company of the Jinn gave ear, and they said: Lo! it is a marvellous Qur'ān,

2. Which guideth unto righteousness, so we believe in it and we ascribe no partner unto our Lord:

3. And (we believe) that He—exalted be the glory of our Lord—hath taken neither wife nor son,

4. And that the foolish one among us used to speak concerning Allah an atrocious lie.

5. And lo! we had supposed that humankind and Jinn would not speak a lie concerning Allah—

6. And indeed (O Muhammad) individuals of humankind used to invoke the protection of individuals of the Jinn, so that they increased them in revolt (against Allah);

7. And indeed they supposed, even as ye suppose, that Allah would not raise anyone (from the dead)—

8. And (the Jinn who had listened to the Qur'ān said): We had sought the heaven but had found it filled with strong warders and meteors.

9. And we used to sit on places (high) therein to listen. But he who listened now findeth a flame in wait for him;[1]

10. And we know not whether harm is boded unto all who are in the earth, or

أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾

مقصود ہے یا اُن کے پروردگار نے اُنکی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ﴿۱۰﴾

whether their Lord intendeth guidance for them.

وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾

اور یہ کہ ہم میں کوئی نیک ہیں اور کوئی اور طرح کے ہمارے کئی طرح کے مذہب ہیں ﴿۱۱﴾

11. And among us there are righteous folk and among us there are far from that. We are sects having different rules.

وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ﴿۱۲﴾

اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم زمین میں (خواہ کہیں ہوں) خدا کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو تھکا سکتے ہیں ﴿۱۲﴾

12. And we know that we cannot escape from Allah in the earth, nor can we escape by flight.

وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

اور جب ہم نے ہدایت کی کتاب سُنی اُس پر ایمان لے آئے تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے اُسکو نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا ﴿۱۳﴾

13. And when we heard the guidance, we believed therein, and whoso believeth in his Lord, he feareth neither loss nor oppression:

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

اور یہ کہ ہم میں بعض فرمانبردار ہیں۔ اور بعض (نا فرمان) گنہگار ہیں۔ تو جو فرمانبردار ہوئے وہ سیدھے رستے پر چلے ﴿۱۴﴾

14. And there are among us some who have surrendered (to Allah) and there are among us some who are unjust. And whoso hath surrendered to Allah, such have taken the right path purposefully.

وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

اور جو گنہگار ہوئے وہ دوزخ کا ایندھن بنے ﴿۱۵﴾

15. And as for those who are unjust, they are firewood for hell.

وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

اور (اے پیغمبر، یہ بھی اُن سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم اُن کے پینے کو بہت سا پانی دیتے ﴿۱۶﴾

16. If they (the idolaters) tread the right path, We shall give them to drink of water in abundance

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

تاکہ اس سے اُن کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے مُنہ پھیرے گا وہ اُس کو سخت عذاب میں داخل کریگا ﴿۱۷﴾

17. That We may test them thereby, and whoso turneth away from the remembrance of his Lord, He will thrust him into ever-growing torment.

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿۱۸﴾

اور یہ کہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو ﴿۱۸﴾

18. And the places of worship are only for Allah, so pray not unto anyone along with Allah.

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

اور جب خدا کے بندے (محمدؐ) اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافر اُن کے گرد ہجوم کر لینے کو تھے ﴿۱۹﴾

19. And when the slave of Allâh[2] stood up in prayer to Him, they crowded on him, almost stifling.[3]

اسرار و معارف

آپ ﷺ لوگوں کو بتا دیجئے کہ اللہ رب العزت نے مجھے اطلاع دی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے میری تلاوت سُنی تو کہنے لگے ہم نے عجیب قرآن سُنا ہے۔

جن جنات اللہ کی مخلوق ہیں ان کے اجسام بھی ہیں اور ارواح بھی انسانوں کی طرح مرد و عورت بھی ہیں اور نسل بھی چلتی ہے ان کی تخلیق کا غالب مادہ آگ ہے لہٰذا نظروں سے اوجھل رہتے ہیں چونکہ شیطان

بھی جنوں میں سے تھا لہٰذا اس کی اولاد بھی جن ہی ہے مگر بہت زیادہ بُرے ہیں اور فرشتوں کی طرح جنات کا وجود قرآن و سنت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے جس کا انکار کفر ہے۔ تفسیر مظہری میں لوگوں کے جنات سے ملنے کے واقعات بھی موجود ہیں اور "اکام المرجان فی احکام جان" میں کسی قدر تفصیلی حالات ملتے ہیں جنات میں نبوت نہیں مگر وہ مکلف ہیں اور انسانوں میں سے جو نبی ہو اس کی پیروی ان کے لیے ضروری ہے ان کا بھی حساب و کتاب ہوگا۔

مفسرین کے مطابق کسی سفر میں آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ جنات تلاش کرتے ہوئے پہنچے ان کی تلاش کا سبب آگے آرہا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات آسمان کے قریب چلے جاتے اور فرشتوں کی گفتگو سے کچھ اندازہ لگا کر کاہنوں کو بتاتے پھر وہ باتیں جوڑ کر لوگوں کو سناتے مگر آپ ﷺ کی بعثت پر جنوں کو اوپر جانے سے روک دیا گیا تو انہیں تلاش ہوئی کہ ضرور کوئی واقعۂ عجیب رونما ہوا ہے اِن کے مختلف گروہ مختلف سمتوں میں نکلے جن میں سے ایک وہاں پہنچا جہاں آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے آپ تو متوجہ الی اللہ تھے پتہ نہ چلا جنوں نے سن کر جو کہا وہ بذریعہ وحی بتلا دیا گیا چنانچہ وہی بیان ہوتا ہے کہ قرآن ایسا عجیب کلام ہے جو نیکی کا راستہ بتاتا ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب کبھی اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانیں گے۔ قرآن سن کر علم ہوا کہ ہمارا پروردگار بہت بلند شان والا ہے اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی بیوی ہو اور بچے ہوں ـــــ تو ہم میں سے بیوقوف لوگ ایسی جھوٹی باتیں بنا کر کہا کرتے تھے اور ہم اس لیے مان لیتے کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جنات کم از کم اللہ رب العزت پر تو جھوٹ نہ بولیں گے اور اس پر مزید یہ کہ انسانوں نے اور گمراہ لوگوں نے جنوں سے پناہ پکڑنا شروع کر دیا کہ "عربوں کا رواج تھا جہاں سفر میں رات ہو جاتی تو کہتے میں اس وادی کے سردار کی پناہ پکڑتا ہوں" اس پر جنات میں اور غرور بڑھا کہ ہم بہت اعلیٰ ہیں انسانوں سے افضل ہیں کہ وہ تو ہماری پناہ حاصل کرتے ہیں اور انہوں نے یہ سوچ لیا تھا کہ اب کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

شہاب ثاقب

مگر ہم جب پہلے کی طرح آسمانوں کی طرف گئے تو وہاں سخت پہرہ تھا اور انگارے برستے تھے۔ شہاب ثاقب بعثت نبوی ﷺ سے پہلے بھی تھے لیکن ممکن ہے

ان سے پہلے یہ کام نہ لیا جاتا ہو جبکہ بعثت کے بعد جنوں کو روکنے کا کام لیا جانے لگا یا کوئی خاص شعلہ نکلتا ہو جو صرف جنات و شیاطین کو روکنے کے لیے ہو۔

کہ پہلے تو ہم نے جگہیں بنا رکھی تھیں جہاں چھپ کر آسمانِ دنیا کے فرشتوں کی کوئی نہ کوئی بات لے اُڑتے تھے مگر اب اگر کوئی سننے کی کوشش کرے تو اس پر ایک شعلہ لپکتا ہے اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ بعثتِ رسول ﷺ اہل زمین کے لیے باعثِ ہدایت ہے یا اتمامِ حجت بنے گی کہ اس کے انکار کے سبب تباہ کر دیئے جائیں۔

بیشک ہم میں بھی ہر طرح کے لوگ ہیں نیک بھی ہیں اور ایسے بھی جو نیک نہیں ہیں کہ ہم میں بھی بہت طریقے رائج تھے لیکن ہم نے جان لیا ہے کہ اللہ کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں ہیں اور نہ کہیں اس سے بھاگ کر نکل سکتے ہیں اب جب ہمیں ہدایت کی دعوت پہنچ گئی تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور جو کوئی بھی اللہ پر ایمان لائے گا وہ کسی کمی بیشی کا شکار نہ ہوگا کہ کوئی نیکی ضائع جائے یا کسی ناکردہ گناہ میں پکڑا جائے لیکن اس کے باوجود ہم میں اسلام قبول کرنے والے بھی ہیں اور بے راہرو بھی مگر فائدے میں وہی ہے جس نے اسلام قبول کر لیا کہ قبول نہ کرنے والے تو دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

کیا جنات کیلئے جنت ہے

یہاں کافر جنوں کے لیے دوزخ کا وعدہ ہے مگر کہیں بھی صراحت سے مُسلمان جِنوں کے لیے جنت کی بشارت نہیں لہٰذا امام ابوحنیفہؒ سمیت بہت سے سلف کا یہ ارشاد ہے کہ جِن کے لیے اجر یہ ہے کہ دوزخ سے محفوظ رہے اور حساب کتاب کے بعد جانوروں کے ساتھ انہیں بھی ختم کر دیا جائے گا اسی پر کافر کہے گا کہ اے کاش! مجھے بھی مٹی کر دیا جاتا مگر ایک جماعت قائلین کی بھی ہے اور ان کے پاس بھی دلائل ہیں مگر وہ بھی جنت جانے کی بات نہیں فرماتے بلکہ اعراف ہیں یعنی دوزخ سے باہر اور جنت سے بھی باہر جہاں ان کے لیے ٹھہرنے کے عالیشان مقامات ہوں گے۔" واللہ اعلم"

ذکر کا آخری درجہ

اگر انسان بھی (یعنی اہل مکہ) اس طرح ایمان لے آتے تو ہم ان پر دنیا کی نعمت بھی عام کر دیتے تاکہ ان کو آزمایا جا سکے اور جس نے اپنے رب کی یاد بھلا دی کہ ذکر الٰہی کا آخری

درجہ ایمان ہے پھر زبانی پھر عملی اور سب سے اعلیٰ ذکر قلبی مگر جس نے بالکل ہی فراموش کر دیا یعنی ایمان بھی
قبول نہ کیا تو اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا اور تمام سجدہ گاہیں یعنی ہر طرح کا سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے اور
کسی بھی طرح ذات یا صفات میں کسی کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ لیکن کفار کا حال یہ ہے کہ اللہ کا مقرب بندہ
اور اس کا رسول ﷺ بھی جب اللہ کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُلٹ پڑتے ہیں جیسے حملہ آور ہو رہے ہوں
یعنی ارشاداتِ نبوی ﷺ اور نظامِ اسلام کے خلاف کافر گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۲۰ تا ۲۸ تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾
قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾
قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾
حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾
قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾
عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ﴿۲۰﴾
یہ بھی کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا ﴿۲۱﴾
یہ بھی کہہ دو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا ﴿۲۲﴾
ہاں خدا کی طرف سے (احکام کا) اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی میرے ذمے ہے)۔ اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ﴿۲۳﴾
یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ مددگار کس کے کمزور اور شمار کن کا تھوڑا ہے ﴿۲۴﴾
کہہ دو کہ جس (دن) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ (عن) قریب (آنے والا) ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت دراز کر دی ہے ﴿۲۵﴾
(وہی) غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا ﴿۲۶﴾
ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس (کو غیب کی باتیں بتا دیتا اور اس) کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے ﴿۲۷﴾

20. Say (unto them, O Muhammad): I pray unto Allah only, and ascribe unto Him no partner.
21. Say: Lo! I control not hurt nor benefit for you.
22. Say: Lo! none can protect me from Allah, nor can I find any refuge beside Him.
23. (Mine is) but conveyance (of the truth) from Allah, and His messages; and whoso disobeyeth Allah and His messenger, lo! his is fire of hell, wherein such dwell for ever:
24. Till (the day) when they shall behold that which they are promised (they may doubt); but then they will know (for certain) who is weaker in allies and less in multitude.
25. Say (O Muhammad, unto the disbelievers): I know not whether that which ye are promised is nigh, or if my Lord hath set a distant term for it.
26. (He is) the Knower of the Unseen, and He revealeth unto none His secret,
27. Save unto every messenger whom He hath chosen,

and then He maketh a guard to go before him and a guard behind him.

28. That He may know that they have indeed conveyed the messages of their Lord. He surroundeth all their doings, and He keepeth count of all things.

تاکہ معلوم فرمائے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیے ہیں اور (یوں تو) اس نے انکی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے ﴿۲۸﴾

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَ
أَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ
عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

اسرار و معارف

آپ ﷺ فرما دیجئے کہ میں صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا اور یہ بھی واضح فرما دیجئے کہ اللہ کی طرف سے میں تمہارے بھلے بُرے کا ذمہ دار نہیں ہوں نہ یہ فرائض نبوت میں سے ہے کہ میں بھی اللہ کی مخلوق اور اس کا بندہ ہُوں خود میرے سب معاملات بھی اسی کے دستِ قدرت میں ہیں اور اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہاں میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں اور اس کا پیغام پہنچانا میرا فریضہ ہے اور یہ بات طے ہے کہ جو اللہ کی نافرمانی کرے گا یعنی اس کے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرے گا اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ تڑپے گا لیکن جن بدبختوں کو توفیق ایمان نہ ہوئی وہ آپ ﷺ کے دوسرے ارشادات کب مانیں گے ۔ جب آخرت کو دیکھیں گے یا وہ وعدہ عذاب جو کفر پر ہے سامنے آئے گا تو انہیں پتہ چلے گا کہ کون کمزور ہے اور تھوڑی قوت رکھتا ہے کہ کفار کا خیال تھا چند مسلمان جو کمزور سے ہیں بھلا کیا کر سکیں گے مگر انہوں نے وعدہ الٰہی دنیا میں بھی دیکھ لیا اور آخرت میں بھی دیکھ لیں گے ۔ ان سے کہہ دیجئے کہ قیامت کا وقت اللہ کے علم میں ہے اور نبی ؑ کے ذمہ یہ نہیں کہ قیامت کا دن اور گھڑی بتائے ۔ نہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے کیا خبر وہ بہت قریب ہو یا ایک مدت کے بعد ہو ہاں ہو گی یقیناً تو رہا معاملہ غیب کا وہ صرف اللہ کو حاصل ہے اور کسی پر اس کو ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے رسول ﷺ کے جسے چُن لیتا ہے اور اس پر بھی جو وحی آتی ہے اس میں سے سوائے نبی ؑ کے کوئی نہیں جان سکتا کہ اس کے ہر طرف بھی پہرے ہوتے ہیں تاکہ سلامتی سے پہنچے اور ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور کائنات کا ہر ذرّہ اس کے شمار میں ہے ۔

علمِ غیب

یاد رہے علمِ غیب خاصۂ باری تعالیٰ ہے جو بغیر کسی ذریعے اور واسطے کے جانتا ہے لہٰذا اس کی صفت ہے عٰلِمُ الغیب کہ کائنات کے ہر ذرّے میں کتنے ایٹم اور ان کے اندر کیا ہے سب جانتا ہے، ہر وقت جانتا ہے اسی غیب کی نفی ہے رہی غیب کی خبر جس کا اوپر بیان ہوا ہے وہ منصبِ رسالت و نبوّت کے لیے جس قدر ضروری ہو تمام انبیاء کو نصیب ہوتی ہے اور آپ ﷺ کو کائنات میں سب سے زیادہ حاصل ہے مگر اس کے باوجود آپ ﷺ اللہ کی صفات میں شریک نہیں ہیں۔